۲ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 35)

مزارات پر حاضری کا طریقہ

رات دیر تک جاگنے کے نقصانات 04

نیک نمازی بننے کا نسخہ 08

چل مدینہ کی اِصطلاح کب اور کیسے پڑی؟ 19

کیا دعوتِ اسلامی کا کوئی کاروان ہے؟ 23

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

(شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مزارات پر حاضری کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (۲۴صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صبح شام دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَزارات پر حاضری کا طریقہ

سُوال: اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مَزارات پر حاضری کا طریقہ کیا ہونا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: کسی ولی کے مزار شریف پر حاضری کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو پائنتی یعنی قدموں کی طرف سے آئے۔ چہرۂ مُبارکہ کی طرف مُنہ اور کعبے کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو۔ کم و بیش چار ہاتھ یعنی دو گز دور رہے۔ اگر کوئی بالکل قریب چلا گیا یا زیادہ دُور رہ گیا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ تلاوت اور دِیگر عبادات کرنے والے کو تشویش نہ ہو اِس لیے دَرمیانی آواز میں اِس طرح سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یعنی اے میرے آقا! آپ پر سَلام ہو۔[3] اب ایک بار سُورۂ فاتحہ، 11 مَرتبہ قُلْ ھُوَ اللہ شریف اَوّل و آخر تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھ کر اِیصالِ ثواب کریں۔ اِیصالِ ثواب کے لیے یہی پڑھنا لازمی نہیں ہے بلکہ کچھ بھی پڑھ سکتے ہیں مثلاً ایک بار دُرُود شریف پڑھ کر بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے بلکہ نمازیں، روزے،

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ بمطابق 09 مارچ 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲ دار الفکر بیروت

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۲ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

حج، عُمرہ، نیکی کی دعوت، اِنفرادی کوشش، راستے سے کوئی پتھر وغیرہ ہٹادیا تاکہ مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو، سُنّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی مذاکرے میں شرکت اَلغرض کسی بھی نیک کام کا اِیصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے لہٰذا اِس طرح کے نیک کاموں کا ثواب صاحبِ مزار کی بارگاہ میں نَذر کر دیں۔ پھر واپس ہوتے ہوئے اُلٹے قدموں پلٹیں تاکہ مزار شریف کو پیٹھ نہ ہو۔

مزارات کا اَدب واِحترام کس حد تک کیا جائے؟

سُوال: مزارات کا اَدب واِحترام کس حد تک کیا جاسکتا ہے؟[1]

جواب: مزارات کے اَدب واِحترام اور کسی سے عقیدت ومحبت اور نسبت کے سبب اُس کے اَدب واِحترام میں اِس حد تک بڑھنے کی اِجازت ہے جب تک شریعت کا کوئی اسپیڈ بریکر نہ آجائے مثلاً اَدب وتعظیم کے پیشِ نظر کسی کو سجدہ نہیں کر سکتے کہ یہاں شریعت کی طرف سے مُمانعت موجود ہے۔[2] باقی اَدب وتعظیم کا ہر وہ کام جس سے شریعت نے منع نہیں کیا وہ خود بخود جائز ہے اگرچہ قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مُبارکہ میں اس کی صَراحت نہ ملتی ہو۔ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے ایسے کام کیے بھی ہیں مثلاً میرے مُرشد اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اور مجھے بغداد شریف کی سَمت کا پتا چلا ہے تو میں نے اس طرف کبھی جان بوجھ کر پاؤں نہیں کیے کہ میرے پیر ومُرشد کا مزار اس طرف ہے اور آپ قادریوں کے مُرشد ہیں۔[3] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اَدب کی وجہ سے اس سَمت پاؤں نہیں کرتے تھے۔ اِس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کَعْبَۂ مُعَظَّمَہ اور مدینہ شریف کی طرف پاؤں پھیلانے سے بھی نہیں چونکتے، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ باادب بانصیب۔ ایسا ہی اَدب واِحترام پر مشتمل ایک واقعہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم اَبو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بارے میں بھی مَنقول ہے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اُستادِ گرامی کا مکانِ عالیشان سات گلیاں چھوڑ کر تھا لیکن پھر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَدب کی وجہ سے اُس طرف پاؤں نہیں پھیلاتے تھے۔[4] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور امامِ اعظم

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۷۶-کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۶۰۳ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3. سوانح امام احمد رضا، ص ۱۱۷ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
4. حضرت سیدنا امام اعظم، ص ۹۲ زاویہ پبلشرز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما تو اتنی دور سے بھی اپنے بزرگوں کی طرف پاؤں نہ کریں اور ہم اتنے قریب سے مزار شریف کی طرف پیٹھ کر لیں تو یہ مُناسب نہیں ہے۔

خواجہ غریب نواز کا اپنے مُرشِد کے مزار کا اَدب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے "فیضانِ خواجہ غریب نواز" کے صفحہ نمبر 16 پر یہ واقعہ ہے کہ ایک مَرتبہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے مُریدین کو مَلفوظات سے نواز رہے تھے۔ دورانِ گفتگو ایک طرف رُخ کر کے آپ بار بار کھڑے ہو جاتے کہ بزرگوں کی بسا اوقات اپنی ایک کیفیت ہوتی ہے۔ مُریدین میں سے کسی اور کی ہمت نہ ہوئی کہ اِس کی وجہ معلوم کر سکے، لیکن ایک منظورِ نظر مُرید نے پوچھ لیا کہ بار بار کھڑے ہونے کی وجہ بیان فرما دیجئے تاکہ ہماری تعجب کی کیفیت دور ہو سکے۔ خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا کہ میرے پیر و مُرشد حضرت شیخ عثمان ہَرْوَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزارِ مُبارک اِس طرف ہے۔ پس دورانِ گفتگو جب مجھے یاد آ جاتا تھا تو میں اس کی طرف رُخ کر لیتا تھا اور اَدب و تعظیم کی وجہ سے کھڑا ہو جاتا تھا۔[1] خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پیر صاحب کا نام حضرتِ سیِّدُنا شیخ عثمان ہَرْوَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہے، بعض لوگ اسے ہَرُونی یا ہارونی پڑھتے ہیں لیکن اصل میں ہَرْوَنی ہے۔ اِن کا مزارِ مُبارک مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے مُقَدَّس قبرستان جنَّتُ المعلیٰ میں ہے۔ موجودہ دور میں اس مزار شریف پر گنبد اور خوبصورت جالیاں وغیرہ کچھ نہیں۔ خواجہ صاحب اتنے دور ہونے کے باوجود بھی اپنے پیر صاحب کے مزار کا اِحترام کرتے تھے۔ بہرحال یہ اَدب و اِحترام کے ایسے واقعات ہیں جو ہر ایک نہیں کر پاتا اور جنہوں نے کیے ان پر کوئی اِعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔ اَدب و اِحترام کی ان باتوں کے جائز ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ شریعت نے اِن سے منع نہیں کیا اور لوگ عقیدت و محبت کے اِظہار کے لیے شریعت کے دائرے میں رہ کر اپنے اپنے اَنداز میں جو کچھ کرتے ہیں تو ان کو غَلَط کہنے والے خود غَلَطی پر ہیں۔ اِن باتوں کا ثبوت مانگنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ کئی ایسی باتیں ہیں جن کی قرآن و حدیث میں صَراحت نہیں ملتی لیکن سب ہی انہیں کر رہے ہیں۔

[1] فوائد السالکین مع ھشت بہشت، ص ۱۳۸ شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

اِیصالِ ثواب کرنے سے ثواب ختم نہیں ہوتا

سُوال: کسی دوسرے کو ایصالِ ثواب کر دینے سے کیا اپنے نامۂ اَعمال سے ثواب ختم ہو جاتا ہے؟[1]

جواب: کسی کو ایصالِ ثواب کرنے سے اپنے نامۂ اَعمال سے ثواب ختم نہیں ہو جاتا بلکہ بڑھ جاتا ہے[2] لہٰذا ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے کہ اِس میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہے اور جس کو اِیصالِ ثواب کیا جائے اُس کے لیے بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔ مَرنے والے کی قبر کے پاس سونے کی اینٹ رکھ دیں تو یہ اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی مگر اس کی جگہ پُھول یا کوئی تر سبزہ جیسے دَرخت کے پتے وغیرہ رکھیں گے تو یہ فائدہ پہنچائیں گے کیونکہ یہ تر چیزیں اللہ پاک کا ذِکر کرتی اور اس کی پاکی بیان کرتی ہیں جس سے قبر والے کو فَرحت اور خوشی حاصِل ہوتی ہے۔[3] اپنے مَرحومین کو اِس قسم کے تحائِف دینے چاہئیں، باقی دُنیا کے مال و اَسباب سے اب ان کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہاں! جو مال و اَسباب اِن کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے راہِ خُدا میں دیں گے تو یہ ثواب کا تحفہ انہیں پہنچے گا۔

رات دیر تک جاگنے کے نقصانات

سُوال: ہمارے یہاں رات جاگ کر گزارنے یا دیر تک جاگنے کا رُجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے یہ رُجحان بعض شہروں تک مَحدُود تھا لیکن اب یہ کافی بڑھ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے نمازوں کی اَدائیگی میں کوتاہی کے ساتھ ساتھ گھر کا ماحول بھی بِگڑ رہا ہے۔ گویا دُنیا و آخرت دونوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ کاروبار، کام کاج، والدین کی خدمت اور بیوی بچوں کو وقت نہ دینا وغیرہ وغیرہ مُعاشرتی اور گھریلو نقصانات رات دیر تک جاگنے کی عادت کے سبب ہو رہے ہیں لہٰذا اِس کے متعلق کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجئے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: عشا کے بعد (جھوٹے قصے کہانی، مسخرہ پن اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنے کے لیے) جاگنے کو مکروہ لکھا ہے۔ مہمان کے ساتھ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو قبرستان میں 11 بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ کر مُردوں کو اِس کا اِیصالِ ثواب کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کا اَجر ملے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع، حرف المیم، ۷/ ۲۸۵، حدیث: ۲۳۱۵۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور - غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بات چیت کرنے، دِین کا کام کرنے، مُطالعہ کرنے اور دِین سیکھنے سکھانے وغیرہ وغیرہ باتوں کی وجہ سے جاگنے کی اِجازت ہے۔[1] اگر ایسے کام نہ ہوں تو عشا کی نماز کے بعد بات چیت نہ کرے۔ اگر کسی کو نیند نہ آئے جب بھی بستر پر پڑا رہے کیونکہ بستر پر پڑے رہنے سے بھی بدن کو آرام ملتا ہے۔ جلدی سونے کی عادت ہو گی تو تہجد کی سعادت بھی مل سکتی ہے ورنہ فجر کی نماز تو باجماعت سکون کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔ رات دیر تک جاگنے والا اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے مسجد چلا بھی گیا تو اسے نماز میں خُشوع و خُضوع حاصِل نہیں ہو گا۔ اس کا دِل نہیں لگے گا، آنکھوں میں نیند بھری رہے گی اور جی چاہے گا کہ امام صاحب جلدی سلام پھیریں تو اچھا ہے۔ اگر امام صاحب نے لمبی قِراءَت کر دی تو نماز میں جھونکے مار رہا ہو گا، پھر سلام پھرنے کے بعد دُعا کے لیے نہیں رُکے گا حالانکہ فرض نماز کے بعد دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔[2] لیکن عموماً نوجوان چند منٹ کے لیے امام کے ساتھ دُعا میں شامل نہیں ہوتے حالانکہ یہی نوجوان دوستوں کے پاس گھنٹہ گھنٹہ گپیں مارتے ہیں۔ بہر حال عشا کی جماعت کے دو گھنٹے کے اندر سو جانے والے مَدَنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے جلد سو جانا چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو روزانہ دو گھنٹے دینا عشا کے بعد ہی شرط نہیں ہے بلکہ یہ دو گھنٹے کسی بھی وقت دیئے جا سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے گھریلو اور مُعاشرتی نقصانات

سُوال: رات جاگنے کی عادت میں انٹرنیٹ بھی اپنا پورا کردار ادا کر رہا ہے۔ باہر گھومنا پھرنا نہ بھی ہو تو گھر میں انٹرنیٹ چلاتے چلاتے لوگ رات گزار دیتے ہیں اور فجر کے وقت نیند کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ Female، Male یعنی مَرد و عورت دونوں میں یہ مَسائل موجود ہیں۔ بیوی پریشان ہے کہ شوہر گھر پر آتا بھی ہے تو انٹرنیٹ پر لگا رہتا ہے۔ کبھی کوئی گیم اور کبھی کوئی فلم لے کر بیٹھا ہوتا ہے۔ ایک Research (تحقیق) کے مُطابق اِس وقت بڑھتی ہوئی طلاقوں کا ایک سبب انٹرنیٹ کا زیادہ اِستِعمال بھی ہے۔ بہر حال گھر کے مُعاملات کو چلانے اور اپنی زندگی کی انمول سانسوں کو گنوانے سے بچانے کے حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

---

1. ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طلوع الشمس من مغربھا، ۲/۳۳ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت
2. احیاء العلوم، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی فی آداب الدعاء... الخ، ۱/۴۰۳ دار صادر بیروت - احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۹۰۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

جواب: سُوال کے لیے جو تمہید باندھی گئی ہے اگر اِسی پر کوئی غور کر لیا جائے تو بات سمجھ آجائے گی کہ انٹرنیٹ کے بے جا اِستعمال میں اپنی اور گھر کی بَربادی ہے لہٰذا گھر کو چلانے کے لیے میاں بیوی کو اِس کے زیادہ اِستعمال سے بچنا ہو گا۔ اگر بیوی نیٹ اِستعمال کر رہی ہو اور اُسی وقت اُسے شوہر کہے کہ مجھے چائے بنا کر دے دو تو اُسے چاہیے کہ لَبَّیْك کہتی ہوئی اُٹھے اور ہاتھوں ہاتھ چائے بنا کر پیش کر دے، اگر اُس وقت نہیں اُٹھے گی تو گھر کیسے چلے گا؟ بیوی کو شوہر کی اِطاعت کرنی چاہیے کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (پ۵، النساء: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: "مَرد افسر ہیں عورتوں پر۔" اگر بیوی شوہر کی اِطاعت نہیں کرے گی تو آپس میں مُنہ ماری ہوتی رہے گی۔ عورت سامنے سے جواب دے گی تو پھر دُنیا کی بَربادی کے ساتھ آخرت کی تباہ کاری بھی ہو گی۔ ہر فریق سامنے والے کی غَلطیاں ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ جھوٹ، غیبت، تہمت اور دِیگر گناہوں کے دَروازے کھلیں گے مثلاً بیوی کہے گی کہ مجھے مار پیٹ کر کے ظلم کرتا تھا، کھانا اور خرچی نہیں دیتا تھا۔ جواب میں شوہر کی طرف سے بھی اِلزاموں کی بوچھاڑ ہو گی اور اِس جنگ کا نتیجہ مَعَاذَ اللہ طلاق یا جُدائی پر ہو گا۔ بس اللہ پاک مسلمانوں پر رحم فرمائے۔

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) اِسلام نے میاں بیوی کے جو حُقُوق بیان کیے ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے گھر کو آباد اور آپ کو خوشحال کرتی ہیں مثلاً شوہر نے بیوی سے کہا چائے بنا کر لا دو تو زوجہ کو چاہیے کہ ہاتھوں ہاتھ بنا کر لا دے۔ اس کے بجائے اگر کسی کا کلچر کے پیچھے بھاگنے کا مِزاج ہو گا کہ بیوی کیوں چائے بنائے، شوہر خود چائے نہیں بنا سکتا؟ عورت کیوں اُٹھ کر پانی لا کر دے، کیا شوہر خود پانی نہیں پی سکتا؟ بیوی کیوں کپڑے نکال کر دے شوہر کیا خود یہ نہیں کر سکتا؟ اگر بات بات پر اِس بحث میں اُلجھیں گے جیسا کہ اِس وقت مُعاشرے میں یہ سوچ پھیلائی جا رہی ہے اگر کوئی اِن کی باتوں میں آ گیا تو گھر ٹوٹنے اور بَرباد ہونے سے بچت کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ایسی سوچ رکھنے والی بیوی ذرا غور کرے کہ اگر شوہر ہی اُٹھ کر سب کچھ کر سکتا تھا تو پھر گھر میں آپ کی ضَرورت کتنی رہے گی اور کتنی نہیں رہے گی؟ اللہ پاک نے مَرد اور عورت کو جس مقام اور مَرتبے پر رکھا ہے اور قدرت کا جو نِظام بنا ہوا ہے کہ گھر کے مُعاملات عورت کے سپرد ہیں اور باہَر کے مُعاملات شوہر کے سپرد ہیں اِسی کو لے کر چلنے میں ہی ہماری دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اگر مَرد و عورت میں سے ہر ایک

اپنے اپنے دائرۂ کار میں رہ کر اپنی ذِمَّہ داریاں نبھائے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ گھر اَمن کا گہوارہ بنے گا۔

کھانا پینا چھوڑنا آسان مگر موبائل چھوڑنا مشکل

سُوال: بعض لوگ سوشل میڈیا پر پوری پوری رات ضائع کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ غیر ضَروری لگاؤ رکھتے ہیں تو ایسے لوگ گھر میں اپنے بیوی بچوں کے دَرمیان رہتے ہوئے بھی دماغی طور پر وہاں حاضر نہیں ہوتے جس کے باعث وہ ان کی ذِمَّہ داریوں کو صحیح ادا نہیں کر پاتے اور اسی طرح وہ اپنے رِشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتے تو یُوں وہ حقوقُ اللّٰہ اور حقوقُ العِباد سے غفلت کا مُظاہرہ کرتے ہیں۔ نیز غیر ضَروری سوشل میڈیا یا موبائل کے اِستِعمال سے ذہنی اِنْتِشار اتنا زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ بندہ اپنی شرعی ذِمَّہ داریوں کی اَدائیگی بھی نہیں کر پاتا اور جو لوگ موبائل میں گُھسے رہتے ہیں وہ موبائل کا صِرف فُضُول اِسْتِعمال ہی نہیں کرتے بلکہ گناہوں بھرا اِسْتِعمال بھی کرتے ہیں اور موبائل کے اِسْتِعمال کے سبب اپنی نمازیں قضا کرتے اور جماعتیں بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ ضَروری نہیں موبائل اِسْتِعمال کرنے والا اس کا اچھا اِسْتِعمال ہی کرے بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ فُضُول اِسْتِعمال کرے اور پھر گناہوں میں جا پڑے، بِالْخُصُوص عام نوجوان طبقہ جو عِلمِ دِین سے دُور ہے یا جن کے گھر دِینی ماحول نہیں ہوتا ایسے لوگ یا تو موبائل کا فُضُول اِسْتِعمال کرتے ہیں یا پھر گناہوں کی طرف نکل جاتے ہیں لہٰذا جو لوگ موبائل کے فُضُول اور گناہوں بھرے اِسْتِعمال کے عادی ہیں انہیں موبائل سے ہی اپنی جان چُھڑا لینے کے حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیں تاکہ ان کی دُنیا اور آخرت کے لیے بھلائی کا سامان ہو جائے۔ (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: سب کچھ چُھوٹ سکتا ہے یہاں تک کہ کھانا بھی چُھوٹ سکتا ہے مگر موبائل سے جان چُھڑانا بڑا مشکل کام ہے۔ موبائل کے زیادہ اِسْتِعمال کو شاید موبائل فوبیا کہتے ہیں۔ اگر کسی نے اِس لیے موبائل اِسْتِعمال کرنا چھوڑ دیا کہ میں موبائل کی وجہ سے گناہ میں پڑ جاتا ہوں تو یہ اُس کا بہت بڑا کارنامہ ہے البتہ جسے یہ ظَنِّ غالب ہے کہ اگر میں موبائل رکھوں گا تو گناہ سے نہیں بچ سکوں گا تو اس پر موبائل چھوڑنا واجب ہو جائے گا تو ایسا شخص موبائل رکھے ہی نہیں یا پھر موبائل کی ایسی بندشیں کر دے کہ وہ خود بھی ان بندشوں کو نہ جانتا ہو۔ (اس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) سب

www.dawateislami.net

سے بڑی بندش یہ ہے کہ اس کا انٹرنیٹ ہی ختم کر دے کیونکہ زیادہ تر فساد کی چیزیں انٹرنیٹ سے ہی آتی ہیں اور انٹرنیٹ ختم ہونے سے موبائل سادہ ہو جاتا ہے۔ (اس پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) بات چیت کے لیے سادہ موبائل بھی مل جاتے ہیں لیکن ان میں بھی گناہوں کی ترکیبیں ہوتی ہیں، پہلے جب سوشل میڈیا نہیں تھا تب لوگ اِسی کے ذَریعے مَسائل پیدا کرتے تھے۔

مَدَنی اِنعامات کا تعارف اور اَہمیت

سُوال: مَدَنی اِنعامات کیا ہیں اور کس کے لیے کتنے ہیں؟[1]

جواب: مَدَنی اِنعامات اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیک بننے کا نُسخہ ہے۔ جنہوں نے ابھی تک مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ نہیں دیکھا تو وہ بھی اِسے ایک بار پڑھ کر دیکھیں کہ اِس میں کیا ہے؟ لہٰذا نیک نمازی بننے کے لیے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ اپنے ذِمَّہ دار کو جمع کروا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنے اندر نُمایاں فرق اور سکون محسوس کریں گے۔ روحانیت کی تلاش میں لوگ کبھی ایک آستانے پر جاتے ہیں تو کبھی دوسرے پر اور پھر بعض اوقات پھنس بھی جاتے ہیں۔ کوئی دِل جاری کر رہا ہے تو کوئی کندھا جاری کر رہا ہے، اللہ پاک کی رَحمت سے دعوتِ اسلامی تو نمازوں کے ذَریعے رُواں رُواں جاری کر رہی ہے۔ نماز سے بڑھ کر کوئی ذِکر ہی نہیں ہے۔ جو نماز کی پابندی نہ کرے یا جان بوجھ کر جماعت چھوڑ دے تو اب اس کا دِل جاری ہو یا جگر، کچھ بھی کام کا نہیں ہے۔ جو بندہ جان بوجھ کر نماز تَرک کرتا ہے یا بلا اِجازتِ شَرعی جماعت چھوڑ دیتا ہے ظاہر ہے کہ وہ فاسق ہے لہٰذا نیکیاں کمانے اور گناہوں سے خود کو بچانے کا ذہن پانے کے لیے مَدَنی اِنعامات پر عمل کیجئے۔ اسلامی بھائیوں کے لیے 72، اسلامی بہنوں کے لیے 63، جامعۃ المدینہ کے طلبائے کِرام کے لیے 92، مَدَنی مُنّوں کے لیے 40، خُصُوصی اسلامی بھائیوں یعنی گونگے بہروں کے لیے 27 اور قیدیوں کے لیے 52 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ ہر ایک اپنا متعلقہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ حاصِل کر کے اس پر عمل کرنے کی ترکیب بنائے۔

نیک نمازی بننے کا نسخہ

سُوال: نیک نمازی بننے کے لیے اِس کے علاوہ اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟ (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب کا سُوال)

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: عاشقانِ رسول کے ساتھ رہنے اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے سے بندہ نیک نمازی بنے گا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ نیک نمازی بنتے چلے جائیں گے۔

صُحْبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد　　　صُحْبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد

یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

مَدَنی ماحول میں ان لوگوں کی صحبت اپنائی جائے جو واقعی مَدَنی اِنعامات کے عامِل ہوں کیونکہ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہر فرد نیک ہو یہ ضَروری نہیں ہے۔ہاں! جو واقعی مَدَنی اِنعامات کا عامِل ہو گا وہ آپ کو نیک نظر آئے گا اور اس کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ مجمع میں جھکی نظر والوں پر جب میری نظر پڑتی ہے تو مجھے اُن پر بہت زیادہ پیار آتا ہے۔ بعض اوقات نیکی کا نُور ان کے چہرے سے جھلک رہا ہوتا ہے یہ نُور ان اسلامی بھائیوں میں نظر نہیں ہوتا جو تُو تڑاک سے بات کرتے ہیں۔ مَدَنی اِنعامات کا عامِل زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کے سبب کم بولے گا اور گناہوں سے ڈرتا ہو گا جبکہ جو مَدَنی اِنعامات کے عامِل نہیں ہیں وہ جذبات میں آکر ایسے پُھوٹ پُھوٹ کر روتے ہیں جیسے ان سے بڑا کوئی عاشقِ رسول نہیں لیکن اِسی دَوران اگر کسی کی کہنی یا ٹانگ لگ جائے تو روتے روتے جھاڑ دے گا کہ ابے اندھا ہے! دیکھتا نہیں میرا پاؤں کُچل دیا؟ مَدَنی اِنعامات کا حقیقی عامِل کبھی ایسا نہیں کرے گا بلکہ اگر زیادہ مَدَنی ذہن بنا ہوا ہو گا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے گا اور اللہ پاک کا شکر ادا کرے گا کہ یَااَللّٰہ! تیرا شکر ہے مجھے چوٹ آئی اور صبر کا موقع ملا، اے اللہ! اب اِس پر ملنے والے ثواب سے مجھے محروم نہ کرنا۔ بہر حال اگر مجمع میں کسی کا پاؤں آجائے تو صبر ہی کرنا چاہیے اِس لیے کہ کوئی بھی جان بوجھ کر نہیں کُچلتا۔ اِس ضِمن میں ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے چنانچہ

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک فقیر سے مَعْذرت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو بخشے بخشائے اور جنتی ہیں، اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بنفسِ نفیس جنّت کی بشارت دی ہے۔ ان کے صدقے ہمیں مَدَنی اِنعامات کی سوچ ملی ہے۔ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک فقیر کے پاؤں پر آپ کا پاؤں مُبارک پڑ گیا یا بے خیالی میں لگ گیا۔ فقیر کو پتا نہیں تھا کہ کس کا پاؤں پڑا ہے لہٰذا غصے میں بول پڑا: اندھے ہو دیکھتے نہیں میرا پاؤں کُچل دیا۔ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

www.dawateislami.net

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن تھے جو چاہتے اُسے سزا دے سکتے تھے لیکن یہ حضرات صِرف اور صِرف اِنصاف کرتے تھے لہٰذا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رُعب نہیں جھاڑا کہ میں اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن ہوں، تمہیں ایسا کہنے کی جُرأت کیسے ہوئی؟ بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بڑی نرمی کے ساتھ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں اندھا نہیں ہوں لیکن مجھ سے غَلَطی ضَرور ہوئی ہے لہٰذا مجھے مُعاف کر دو۔ (1)

جتنا بڑا عہدہ اتنا خوفِ خدا زیادہ

نیک بندوں کا یہ شیوہ رہا ہے کہ اِقْتِدار کا نشہ کبھی ان حضرات پر سوار نہیں ہوا بلکہ اِقْتِدار کی وجہ سے ان کا خوف مزید بڑھ جاتا تھا کہ کہیں کوئی نااِنصافی یا کسی پر ظلم نہ ہو جائے، عدل و انصاف کا دامن کہیں ہم سے چھوٹ نہ جائے۔ جتنا بڑا منصب ہوتا ہے اتنی ذِمّہ داری بھی بڑی ہوتی ہے، اتنے اِمتحانات بھی سخت آتے ہیں۔ بہر حال مختصر سی زندگی ہے اللہ کرے کہ ہم اِس زندگی کو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے مُطابق گزارنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آنکھوں کا قفلِ مدینہ کیا ہے؟

سُوال: آنکھوں کے قفلِ مدینہ سے کیا مُراد ہے، اِس کی وضاحت فرما دیجیے؟ (2)

جواب: آنکھوں کے قفلِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ بندہ پریشان نظری سے بچے مثلاً اگر کوئی سُنّتوں بھرے اِجتماع میں بیٹھا ہوا ہے اور بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے جسے پریشان نظری کہتے ہیں تو ایسا نہ کرے۔ خواہ مخواہ اِدھر اُدھر دیکھنے کی اِسلام پذیرائی نہیں کرتا جیسا کہ اِحیاءُ الْعُلوم میں ہے: ہر فُضُول نظر کا قیامت کے دِن حِساب ہے۔ (3) راستہ چلتے ہوئے بھی بندہ بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے پرہیز کرے۔ ضَرورتاً جب دیکھے تو اِس میں بھی یہ اِحتیاط ہو کہ بدنگاہی نہ ہو۔ پہلی نظر اگرچہ مُعاف ہے (4) لیکن اگر نظر جم گئی اور دِل خَراب ہو گیا تو اب پکڑ ہے۔ بہر حال جب بھی نگاہیں نیچی رکھنے کی بات ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے خود کو بچائیں۔ باقی راستہ چلتے ہوئے حتَّی الْاِمکان

1. بوستان سعدی، باب چہارم، در تواضع، ص ۱۴۹ اِنتشارات عالمگیر کتابخانہ ایران
2. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
3. احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المقام الاول من المرابطۃ المشارطۃ، ۵/۱۲۶- احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۳۱۷
4. ابوداود، کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

نظر نیچی رکھیں مگر اتنی نہیں کہ کسی بندے، بندی یا گاڑی سے ٹکرا جائیں۔

آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانا کیسے ممکن ہے؟

سُوال: موجودہ دور میں آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانا کیسے ممکن ہے کہ نگاہیں نیچی رکھنے کے سبب حادثہ ہو سکتا ہے؟[1]

جواب: قفلِ مدینہ لگانے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر وقت نگاہیں نیچی رکھی جائیں۔ ظاہر ہے ضَرورت کے وقت نگاہیں تو اُٹھانی ہوں گی اور یہ قفلِ مدینہ کے مُنافی بھی نہیں مثلاً اگر سڑک پار کرنی ہے تو نگاہیں اُٹھا کر دیکھنا تو پڑے گا۔ مدینے جائیں گے تو گنبدِ خضرا دیکھنے کے لیے بھی تو نگاہ اُٹھانی ہو گی۔ راہ چلتے ہوئے بھی نظریں اتنی نیچی نہیں کرنی کہ بندہ کسی سے ٹکرا جائے۔ موقع کی مُناسبت سے اوپر دیکھنا بلکہ آسمان کی طرف دیکھنا بھی جائز ہے۔ چاند بھی تو دیکھا جاتا ہے بلکہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم، رَمضانُ الْمُبارَک، شَوَّالُ الْمُکَرَّم، ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرَام اور ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام اِن پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا وَاجِبُ الْکِفَایَہ ہے۔[2] یعنی جو جو دیکھے گا سب کو واجب ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔ اب قفلِ مدینہ کے زُعم میں ہر وقت نیچی نظر رکھنے والا چاند کیسے دیکھے گا؟ حالانکہ یہاں تو اوپر دیکھنا ثواب کا کام ہے۔ کعبہ کی زیارت کے لیے نگاہ اُٹھانی ہو گی اور یہ بھی ثواب کا کام ہے۔[3] وحی کے اِنتظار میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمان کی طرف نگاہ اُٹھاتے تھے۔[4] اگر کوئی ڈرائیونگ کرتا ہے جو کہ 100 فیصد جائز کام ہے اب کیا اسے قفلِ مدینہ کی وجہ سے نگاہیں نیچی رکھ کر گاڑی چلانے کا کہا جائے گا؟ ظاہر ہے اِس طرح گاڑی چلانا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہاں! اگر کوئی ولی ہو اور نظریں نیچی کرنے کے باوجود وِلایت کی نظر سے دیکھ کر گاڑی چلا لے تو اس کی کرامت ہے۔ کرامت کے ذَریعے تو یہ بھی ممکن ہے کہ بندہ سواری میں بیٹھے بغیر منزل تک پہنچ جائے۔ ایک ہی قدم میں زمین طے کر لینا بھی کرامت کا ایک شُعبہ ہے۔[5] لیکن عام آدمی کے لیے یہی ہے کہ جب ڈرائیونگ کرے گا تو سامنے دیکھنا ہی پڑے گا، اب چاہے مَرد پر نظر پڑے یا عورت پر۔ ہاں! اگر کوئی قفلِ مدینہ کا ذہن

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۷۵، حصہ: ۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... شعب الایمان، الخامس والخمسون: باب فی بر الوالدین... الخ، ۶/ ۱۸۷، حدیث: ۷۸۶۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 ...... اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب فی اخلاقہ وشمائلہ، ۴/ ۵۲۶ کوئٹہ

5 ...... شرح العقائد، کرامات الاولیاء حق، ص ۳۱۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

رکھتا ہو تو وہ ڈرائیونگ ہی نہ کرے جیسا کہ مفتیِ دعوتِ اسلامی حاجی فاروق عطاری نے اپنی موٹر سائیکل اِس لیے بیچ دی تھی کہ اس کو چلاتے وقت بندہ نگاہوں کی حفاظت کیسے کرے؟ لہٰذا موٹر سائیکل ہی بیچ دی کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اُن دِنوں یہ عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کے مَرکزی جامعۃُ المدینہ میں غالباً تدریس فرما رہے تھے۔ موٹر سائیکل بیچنے کے بعد پیدل فیضانِ مدینہ آیا جایا کرتے تھے۔[1] بہر حال اسکوٹر چلانا 100 فیصد جائز ہے۔ اِس کو چلاتے وقت عورتوں پر نظر تو پڑے گی لیکن بندہ اپنے دِل کو سنبھالے اور اِرادتاً کسی عورت کو نہ دیکھے۔

کیا ڈرائیونگ کرتے ہوئے پریشان نظری ممکن ہے؟

سُوال: اسکوٹر یا کار وغیرہ چلاتے ہوئے جس ایریا کو دیکھنا ہوتا ہے بعض لوگ اُسے چھوڑ کر اِدھر اُدھر نظریں گھمار ہے ہوتے ہیں تو کیا ڈرائیونگ کرتے ہوئے بھی پریشان نظری ممکن ہے؟

جواب: اب تو لوگ ڈرائیونگ کرتے ہوئے موبائل فون پر پریشان کلامی کر رہے ہوتے ہیں اور یوں بے چارے کسی سے ٹکرا بھی جاتے ہوں گے۔ اسکوٹر ہو یا کار سب جگہ پریشان نظری ممکن ہے لیکن ڈرائیونگ کرتے ہوئے اپنی نظر کی باگ تھوڑی ڈھیلی رکھنا پڑے گی کیونکہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اگر تھوڑی سی بھی کوتاہی کی تو اپنی اور دوسروں کی جانوں کا اندیشہ ہے لہٰذا ڈرائیونگ کرتے ہوئے آنکھوں کے قفلِ مدینہ کو تھوڑا سنبھال کر رکھنا ہو گا۔ میری زندگی گزر گئی مگر میں نے کبھی اسکوٹر نہیں چلائی اور نہ ہی مجھے اسکوٹر چلانا آتی ہے بلکہ اسٹارٹ کرنا بھی نہیں آتی البتہ میں بندے چلانا سیکھتا ہوں مگر وہ بھی سیکھ نہیں پایا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی پریشان نظری نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی راہ چلتے ہوئے بِلا ضَرورت کسی شے کو دیکھتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا یہ شعر بڑا قابلِ توجہ ہے:

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر دُرُود
اونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہیں شرم وحیا سے نیچی رہتیں اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُوپر دیکھتے تو لوحِ محفوظ دیکھ لیتے تھے۔ اِسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا ایک شعر یہ بھی ہے:

1 ...... مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص ۳۲ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

سَرِ عرش پر ہے تری گُزر دِلِ فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں (حدائقِ بخشش)

یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرش کی بھی سیر کرتے ہیں، ساتویں زمین کے نیچے بھی دیکھ لیتے ہیں اور دِلِ فرش یعنی دِل کی بات کو بھی جان لیتے ہیں۔ دِل یعنی گوشت کا وہ لوتھڑا جسے دِل کہتے ہے اس کا نظر آنا تو اپنی جگہ پر ہے مگر اس کے اندر کیا ہے؟ یہ غیب کی خبر ہے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے اسے بھی جان لیتے تھے۔

یا الٰہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں

ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

کسی کو اِدھر اُدھر دیکھتا پائیں تو اس پر فضول نظری کا حکم نہ لگائیں

اگر آپ کسی کو اِدھر اُدھر دیکھتا پائیں تو اپنے دِل میں اُس کے لیے یہ بُرا خیال نہ جمائیں کہ یہ بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھتا ہے، یہ بے عمل ہے کہ کہیں ایسا گُمان کرنے کی وجہ سے آپ گناہ گار نہ ہو جائیں۔ یاد رکھیے! آدمی بسا اوقات بھیڑ دیکھنے کے لیے تعجب سے بھی اِدھر اُدھر دیکھتا ہے کہ اتنی عوام کہاں سے آئی ہے! نیز یہ مَدَنی پُھول ہمیشہ کے لیے ذہن نشین کر لیجیے کہ جو بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اُسے بے عمل نہیں کہتے، بے عمل اُسے کہتے ہیں کہ جو فرض، واجب یا سُنّتِ مُؤکدہ تَرک کرتا ہو اور جو سُنّتِ غیر مُؤکدہ یا مُستَحبات تَرک کرتا ہے اُسے بے عمل نہیں کہا جائے گا۔ اب اگر امام صاحب نے اِدھر اُدھر دیکھا یا فُضول بات کی یا زور سے قہقہہ لگایا تو اپنی سوچ یہ نہ بنائیں کہ یہ امام بے عمل ہے، عالِم سارے ایسے ہی ہوتے ہیں لہٰذا اب اِس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی۔ ایسی بھول نہ کیجیے گا بلکہ ایسے موقع پر "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" والا مُعاملہ ہو گا اور ہم اپنے آپ کو دیکھیں گے اور عُلَما کی اِصلاح کرنے کے بجائے اپنی اِصلاح کریں گے۔ بعض اوقات ہمیں لگتا ہے کہ یہ بِلا ضَرورت دیکھ رہا ہے اور فُضول نگاہی کر رہا ہے جبکہ یہ ہو سکتا ہے کہ اُس کے نزدیک ضَرورت ہو اور وہ اس وجہ سے دیکھ رہا ہو مثلاً کسی شخص نے اس کے پاس آنا تھا مگر وہ نہ آیا تو اب وہ یہ سوچ کر بار بار دیکھ رہا ہو کہ فُلاں آنے والا تھا وہ کہیں آ تو نہیں رہا تو یُوں اِس صورت میں اُس کا دیکھنا فُضول نہ تھا لیکن آپ اُسے بُرا سمجھ کر خواہ مخواہ بد گمانی کے وبال میں پڑے۔ ایسے موقع

www.dawateislami.net

پر اپنا یہ ذہن بنائیے کہ اگر ہم ایک اُنگلی کسی کی طرف اُٹھائیں گے تو تین اُنگلیاں اپنی طرف آئیں گی۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) کسی کی حفاظت پر مامور سیکورٹی گارڈ کو تو اِدھر اُدھر دیکھنا ضروری ہے کہ آگے پیچھے اور اُوپر نیچے سے کوئی نقصان پہنچانے والا تو نہیں آ رہا۔ (اس پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) ہاں! ضَرورتاً دیکھا جا سکتا ہے جیسے مبلغ یا مُقرِّر دَورانِ بیان اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں۔ بعض اوقات اِدھر اُدھر دیکھنے کی ضَرورت نہیں ہوتی مگر پھر بھی عادت ہونے کی وجہ سے دیکھتے ہیں۔ بہر حال یہ ذہن میں رہے کہ فُضُول اِدھر اُدھر دیکھنا یا بلاوجہ سینری دیکھنا یہ گناہ نہیں ہے لہٰذا کسی کو یہ نہ بولیں کہ اپنی نظر نیچی رکھ اور اِدھر اُدھر مَت دیکھ ورنہ گناہ گار ہو جائے گا۔ بعض اوقات آدمی ضَرورت سے بھی اِدھر اُدھر دیکھتا ہے لہٰذا ہم کسی پر فُضُول نظری کا حکم نہ لگائیں وہ خود دیکھ لے کہ میرا یہ دیکھنا فُضُول ہے یا غیر فُضُول ہے۔ ایسے مُعاملات میں ہمیں اپنی فِکر کرنی چاہیے ورنہ ہم وَسوسوں کا شکار ہوں گے یا خواہ مخواہ گناہوں میں پڑیں گے۔

اَمرد یا عورت کی طرف دیکھنے والے پر بد نگاہی کا حکم لگانا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی کسی اَمرد یا عورت کی طرف دیکھ رہا ہو تو کیا ہم اُس پر بد نگاہی کا حکم لگا سکتے ہیں؟[1]

جواب: بعض اوقات بظاہر ایسا لگتا ہے کہ سامنے والا بار بار اَمرد کی طرف دیکھ رہا ہے اور گناہ بھری نظر کر کے بد نگاہی کر رہا ہے مگر اس کی توجہ ہی نہیں ہوتی تو اب ایسے شخص پر بد نگاہی کا حکم کیسے لگا سکتے ہیں؟ نیز ہو سکتا ہے کہ اَمرد کو دیکھ کر اس کے دِل میں بُری کیفیت نہ بنتی ہو تو ایسی صورت میں اس کے دیکھنے پر بد نگاہی کا حکم لگے گا ہی نہیں۔ دِل کی کیفیت اللہ پاک جانتا ہے ہم خواہ مخواہ کسی کو گناہ گار نہیں ٹھہرا سکتے۔ اِسی طرح اگر کوئی کسی عورت کو دیکھ رہا ہے تو ممکن ہے کہ وہ اس کی کوئی مَحْرمہ ہو یا ہمیں لگ رہا ہو کہ وہ عورت کو دیکھ رہا ہے حالانکہ اس کی توجہ عورت کے بجائے کہیں اور ہو اور وہ عورت کو نہیں بلکہ کسی اور چیز کو دیکھ رہا ہو تو اس پر بد نگاہی کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ ایسے ہی اگر کسی عورت کے ساتھ کسی شخص کی تصویر نظر آ گئی تو اس کے بارے میں بھی حُسنِ ظَن رکھنا چاہیے۔ آجکل سوشل میڈیا کا دور ہے اور ہمیں اس سے ڈر لگتا ہے کیونکہ ائیر پورٹ پر چاروں طرف سے عورتیں آ جا رہی ہوتی ہیں اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بھاگ کر ہماری طرف آ جاتی ہیں اور دُعا

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کرنے کا کہتی ہیں تو اب اگر میری اِس طرح کی کوئی تصویر چلے تو آپ ابھی سے حُسنِ ظَن کا جام پی لیجیے۔ اگر مجھے عورتوں کا اتنا ہی شوق ہوتا تو میں ائیرپورٹ پر کُھلے میدان میں ایسا نہیں کرتا اور یہ یقینی بات ہے کہ ائیرپورٹ پر عورتیں کبھی کبھی عقیدت سے دُعا کا کہنے کے لیے آجاتی ہیں بلکہ کچھ عرصہ پہلے ائیرپورٹ پر مجھے یہ آوازیں بھی سننے میں آئیں تھیں کہ انہیں ہم ٹی وی کی اسکرین پر دیکھتے تھے اور آج Live (یعنی براہِ راست) دیکھ رہے ہیں، اب وہ مَرد کی آواز تھی یا عورت کی یہ میں بھول گیا ہوں تو یُوں عورتیں بھی مجھے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ائیرپورٹ پر میرے اِرد گرد اِسلامی بھائیوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ لوگوں نے اپنے بچّوں کو میرے ساتھ تصویر کھنچوانے کے لیے بھیجا ہے۔ ائیرپورٹ وغیرہ پر عورتیں بھی میری مووی بناتی ہوں گی مگر میں ان کی طرف دیکھنے سے کتراتا ہوں لیکن بعض اوقات یہ آگے پیچھے چل رہی ہوتی ہیں کیونکہ ائیرپورٹ اور بازاروں میں چلنے پر کوئی کسی پر پابندی نہیں لگا سکتا تو اب اگر کسی نے کیمرے سے میری تصویر بنالی اور اُسے سوشل میڈیا پر عام کر دیا اور اس طرح آپ نے میرے ساتھ کسی بے پردہ عورت کی تصویر دیکھی تو حُسنِ ظَن رکھیے گا کہ یہ کیمرے کا کمال ہوتا ہے کہ وہ تصویر بالکل ساتھ دِکھاتا ہے۔

گناہوں سے کس طرح بچا جائے؟

سُوال: بعض لوگ فُضُول نظری کے اِعتبار سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو جانچ رہے ہوتے ہیں لیکن ان کا یقینی گناہوں سے بچنے کا ذہن نہیں ہوتا تو اپنا یہ ذہن کیسے بنایا جائے کہ گناہوں سے بچنا ضَروری ہے اور فُضُول نظری سے بچنا اچھا ہے؟ (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: گناہوں سے بچنے کا تو واقعی ذہن نہیں ہوتا۔ جھوٹ عام ہے اور غیبت کرتے ہوئے دیر نہیں لگتی اور مشکل یہ ہے کہ لوگوں کے پاس عِلم کی کمی ہے جبکہ غیبت ہوئی یا نہیں ہوئی؟ یہ جاننے کے لیے عِلم ضَروری ہے۔ شاید جھوٹ کا صُدُور غیبت سے زیادہ ہے۔ میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ غیبت زیادہ عام ہے لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ جھوٹ غیبت سے زیادہ عام ہے اور جھوٹ کی بہت سی صورتیں اور مثالیں بن سکتی ہیں۔ بعض اوقات بندہ جھوٹ بول رہا ہوتا ہے لیکن اسے یہ اِحساس نہیں ہوتا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی محتاط جملے بولنا آتے ہیں کہ بندہ نادانستہ طور پر بھی جھوٹ میں کیوں

www.dawateislami.net

پڑے اگرچہ وہ گناہ نہ بھی ہو۔ گناہوں سے بچنے کے لیے گناہوں کی معلومات ہونا ضروری ہے۔ گناہوں کی معلومات کے لیے اِحیاءُ الْعُلوم کا مُطالعہ کیا جائے۔ اگر یہ محسوس ہو کہ پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل اِحیاءُ الْعُلوم بہت بڑی کتاب ہے تو پھر کم از کم "مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن" پڑھ لیجیے یا پھر بہارِ شریعت کا سولہواں حِصّہ پڑھ لیجیے کہ اِس میں بھی کافی گناہوں کی نشاندہی موجود ہے اور یہ حِصّہ فرض عُلُوم سے لبریز ہے۔ بہارِ شریعت کا سولہواں حِصّہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت کی تیسری جلد میں ہے اور یہ حِصّہ زیادہ ضخیم بھی نہیں ہے۔

بہت زیادہ بلند آواز سے قِراءَت کرنے کا شرعی حکم

سُوال: جہری نمازوں میں بہت زیادہ بلند آواز سے قِراءَت کرنا کیسا ہے؟[1]

جواب: اگر فجر، مغرب اور عشا کی نماز میں نمازیوں کی آدھی صَف ہوتی ہے اور اِمام صاحب اتنی بلند آواز سے قِراءَت کرتے ہیں کہ مسجد سے باہر چلتا ہوا آدمی بھی رُک جاتا ہے اور اِمام صاحب کی قدرتی طور پر اتنی بلند آواز نہیں بلکہ وہ خوب زور لگا کر آواز بلند کرتے ہیں تو ایسی صورت میں شرعی مسئلہ یہ ہے کہ قِراءَت، نعت اور ذِکر و اَذکار وغیرہ میں اِس قدر بلند آواز کرنا جس سے خود کو یا دوسروں کو تکلیف ہو یہ مکروہ ہے۔[2]

کیا نعت خواں چل مدینہ کے طلبگار ہو سکتے ہیں؟

سُوال: اگر نعت خواں رو رو کر نعتیں پڑھیں تو کیا چل مدینہ کے طلبگار ہو سکتے ہیں؟

جواب: نعت خواں نعتیں پڑھ کر دوسروں کو تو رُلاتے ہیں مگر اُنہیں خود رونا آئے یہ ضَروری نہیں ہے۔ جو بار بار نعت پڑھتا رہے گا اُسے رونا کم آئے گا اور پھر کیونکہ نعت پڑھتے ہوئے سارا جسم حرکت میں ہوتا ہے تو یُوں بھی نعت خواں کو رونا کم آتا ہو گا۔ رونا اللہ پاک کی عطا ہے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر بھی روتا ہے تو بھی گناہ نہیں جبکہ رِیاکاری کے لیے نہ ہو البتہ اگر کوئی اِس لیے روئے کہ لوگ اُسے عاشقِ رَسول سمجھیں تو یہ رِیاکاری ہے۔ اِسی طرح اگر کسی کو رونا نہیں آتا مگر کوشش کر کے عشقِ رَسُول اور خوفِ خُدا میں بتکلف روتا ہے تو اِس طرح رونا بھی شرعاً جائز ہے۔ اگر کسی کو رونا نہ آئے تو

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴۴، حصہ:۳ ماخوذاً

www.dawateislami.net

وہ کم اَز کم رونے جیسی صورت بنالے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے جبکہ رِیاکاری کے طور پر نہ ہو۔

کیا مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والے ذِمّہ داران چل مدینہ ہو سکتے ہیں؟

سُوال: اگر ذِمّہ داران مَدَنی اِنعامات پر عمل کریں تو کیا وہ چل مدینہ کے لیے اُمیدوار ہو سکتے ہیں؟

جواب: اگر ذِمّہ داران کا مَدَنی اِنعامات پر واقعی عمل ہو تو وہ چل مدینہ کے لیے اُمیدوار ہو سکتے ہیں۔ اب اگر کوئی ویسے ہی بول دے کہ میرا 70 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے مگر پھر جب وہ کسوٹی پر آئے تو پتا چلے کہ جھوٹ سے بچنا فرض تھا لیکن وہ اِس میں پڑا ہوا ہے تو اِس کا کس طرح مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے؟ اِسی طرح بعض اَوقات مَدَنی اِنعامات پر عمل کی تعداد بتاتے ہوئے جھوٹا مُبالغہ کیا جاتا ہے، بِالْخُصُوص جب مَدَنی اِنعامات کی فِکس تعداد بتائی جاتی ہے تو اس پر دِل ٹھکنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ایک دور تھا کہ جامعاتُ المدینہ کے ناظمین کارکردگی بیان کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہمارے جامعۃُ المدینہ کی کارکردگی 100 فیصد ہے تو پھر میں نے یہ سمجھانا شروع کیا کہ کارکردگی بیان کرتے ہوئے کیوں اندھی چلاتے ہو؟ اگر 100 فیصد کارکردگی ہو تو دعوتِ اسلامی ہوا میں اُڑے گی اور بادلوں میں پَرواز کرے گی لہٰذا آپ کیوں غیر محتاط بات کرتے ہیں؟ یاد رَکھیے! 100 فیصد کارکردگی ہونا بہت مشکل ہے۔ کارکردگی بیان کرتے ہوئے صحیح تعداد بتائی جائے یا پھر محتاط جُملوں کے ذَریعے کارکردگی بیان کی جائے مثلاً ہمیں یہ کارکردگی ملی ہے وغیرہ۔ بعض اوقات اسلامی بھائی Accurate (یعنی ٹھیک ٹھیک) کارکردگی بیان کر رہے ہوتے ہیں مثلاً میرا 66 یا 70 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے حالانکہ بارہا ان کا عمل چُھوٹ جاتا ہوگا کیونکہ ہر وقت بتائی گئی تعداد پر عمل ہونا اِنتہائی مشکل ہے لہٰذا محتاط انداز میں کارکردگی بیان کی جائے مثلاً کارکردگی بیان کرتے ہوئے یُوں کہا جائے کہ تقریباً اتنے مَدَنی اِنعامات پر عمل رہتا ہے یا اتنے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش ہوتی ہے یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اکثر میرا 66 مَدَنی اِنعامات پر عمل رہتا ہے اور اِس صورت میں اکثر کی تعریف بھی معلوم ہو کہ آدھے سے زیادہ کو اکثر کہتے ہیں اور آدھے یا آدھے سے کم کو اکثر نہیں کہا جاتا لہٰذا یہ کہتے ہوئے کہ میرا 66 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے کہنے والے کو یہ اندازہ ہونا چاہیے کہ میرا 90 یا 92 فیصد 66 مَدَنی اِنعامات پر عمل رہتا ہے۔ یاد رہے کبھی کبھار سفر میں یا بیمار ہونے کی حالت میں مَدَنی اِنعامات کی مُعَیَّن تعداد پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً

www.dawateislami.net

بُخار ہونے کی صورت میں مَدَنی چینل دیکھنے اور مَدَنی مذاکرے میں شرکت کرنے والے مَدَنی اِنعامات پر عمل چُھوٹ جاتا ہو گا تو یُوں کارکردگی بیان کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ اکثر میرا اتنے مَدَنی اِنعامات پر عمل رہتا ہے اور ویسے بھی مَدَنی اِنعامات میں اکثر کی گنجائش ہے۔ بعض اوقات کسی کا مہینے کے اکثر دِنوں میں کسی مَدَنی اِنعام پر عمل نہیں ہوتا ہو گا مگر وہ یہ سوچ کر کہ مجبوری کے باعث عمل نہ ہو سکا اُسے بھی عمل میں شمار کر لیتا ہو گا تو ایسوں کو مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ بھرتے ہوئے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کہیں جان بوجھ کر جھوٹ میں تو مبتلا نہیں ہو رہے؟ اگر کسی نے جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا ویسے بے خیالی میں جھوٹ ہو گیا تو اِس صورت میں گناہ نہیں ملے گا لہٰذا جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولنا چاہیے مگر بعض اوقات تو جان بوجھ کر بھی جھوٹ بولا جاتا ہو گا۔ کارکردگی بیان کرتے ہوئے اِحتیاط سے متعلق یہ باتیں کسی فردِ مُعَیَّن کے لیے نہیں بلکہ ہر ایک اپنے طور پر یہ سوچے کہ مجھے ہی سمجھائی گئی ہیں اور مجھے اِس میں اِحتیاط کرنی ہے۔

غُروبِ آفتاب سے پہلے بھول کر روزہ کھولنے کا شرعی حکم

سُوال: اگر کسی نے بھولے سے اِفطار کا وقت ہونے سے دو منٹ پہلے اِفطاری کر لی تو کیا اُس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اگر سورج غُروب ہونے میں ایک سیکنڈ بھی باقی تھا اور کسی نے بھولے سے اِفطاری کر لی تو اس کا روزہ نہیں ہو گا اور اس پر اس روزے کی قضا فرض ہو گی[1] البتہ غَلَطی سے ایسا ہونے کی وجہ سے اُسے گناہ نہیں ملے گا۔ اگر مُؤَذِّن نے غُروبِ آفتاب سے پہلے اَذان شروع کر دی اور کسی نے روزہ اِفطار کر لیا تو اب یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس کا گناہ مُؤَذِّن پر ہے کیونکہ مُؤَذِّن بے چارے نے جان بوجھ کر جلدی اَذان نہیں دی کہ روزہ کھولنے والے کا گناہ اس پر ہو۔ ایسی صورت میں لوگ مُؤَذِّن سے لڑتے اور روزے کی قضا کرنے سے بچنے کے لیے ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ اِس کا گناہ مُؤَذِّن پر ہے۔ یاد رکھیے! اذان کا تعلق روزے سے نہیں نماز سے ہے لہٰذا ہر ایک کو سحری و اِفطاری کا وقت معلوم ہونا چاہیے۔ اب تو پہلے کے مُقابلے میں سحر و اِفطار کے اوقات کی معلومات حاصِل کرنا بہت آسان ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر تقریباً 27 لاکھ مقامات کے اوقاتِ نماز موجود ہیں تو سحر و اِفطار کا وقت اسی سے دیکھ لیا جائے۔

1 ...... درمختار، کتاب الصوم، ۳/۴۳۶ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

کیا الگ سے فارم جمع کروانے کے بعد "چل مدینہ" ہو سکتے ہیں؟

سُوال: ایک سُوال آیا ہے کہ اِس سال میرا ابھی حج کا اِرادہ ہے اور میں نے حج کا فارم بھی جمع کروا دیا ہے مجھے مُرشد سے چل مدینہ کروا دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ)

جواب: جو بول رہا ہے اس نے بھی شروع میں یہ کارنامہ کیا تھا کہ فارم بھر کر چل مدینہ ہونے کے لیے آیا تھا مگر بے چارہ ہو نہیں سکا۔ چل مدینہ فارم بھرنے سے پہلے ہوتا ہے علیحدہ فارم بھرنے سے فلائٹ اور خیمے ایک ساتھ ہونا مشکل ہے۔

چل مدینہ کی اِصطِلاح کب اور کیسے پڑی؟

سُوال: چل مدینہ کا تَصَوُّر کیا ہے مکمل بیان فرما دیجیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: پہلے جو چل مدینہ ہوتا تھا وہی اصل میں چل مدینہ تھا اب وہ چیز نہیں رہی۔ چل مدینہ کی اِصطِلاح اُس وقت شروع ہوئی کہ جب گلزارِ حبیب میں دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا اِجتماع ہوا کرتا تھا اُن دِنوں میں اسکوٹر پر کسی اسلامی بھائی کے ساتھ بیٹھ کر ہفتہ وار اِجتماع کے لیے گلزارِ حبیب جا رہا تھا۔ صَدر کے علاقے میں ایک رِکشے پر نظر پڑی جس کے پیچھے لکھا تھا "چل مدینہ" تو غالباً ہم نے اس رِکشے کا پیچھا کیا جب وہ اسٹاپ پر رُکا تو میں نے اسکوٹر سے اُتر کر ڈرائیور سے ملاقات کی اور اُس سے کہا کہ "مَاشَآءَ الله آپ نے رِکشے کے پیچھے "چل مدینہ" لکھوایا ہوا ہے یہ ہمیں بہت اچھا لگا اِسی وجہ سے ہم نے آپ سے ملاقات کی ہے۔" مجھے اس سے بہت مزہ آیا پھر شاید میں نے اس کی پیٹھ بھی تھپکی۔ اُن دِنوں گلزارِ حبیب میں سُنّتوں بھرے اِجتماع کے بعد لوگ مُلاقات کرتے تھے، اُس وقت مَدَنی فیس بلکہ یہ اِصطِلاح ہی نہیں تھی۔ چونکہ میں عوام میں کھڑا ہوتا تھا تو مُلاقات کرنے والوں کی بھیڑ لگ جایا کرتی تھی لوگ مجھ سے گلے مل کر دیوار سے لگا دیا کرتے تھے۔ پھر میں نے منبر پر بیٹھ کر مُلاقات کرنا شروع کر دی، جو بھی ملتا میں اُس کی پیٹھ پر تھپکی مار کر "چل مدینہ" کہتا تھا یُوں یہ لفظ مشہور ہو گیا اور بعد میں یہ ہماری اِصطِلاح بن گئی لیکن یہ تنظیمی دعوتِ اسلامی کی اِصطِلاح نہیں ہے میری اپنی اِصطِلاح ہے۔

پہلے جب چل مدینہ کا سلسلہ ہوتا تھا تو بغیر کسی شرط کے اسلامی بھائی چل مدینہ ہو جاتے تھے پھر ان کی تعداد بڑھ گئی تو میں نے 12 سُوالات مثلاً "آج آپ نے تہجد پڑھی یا نہیں؟ اِشراق و چاشت کی نماز ادا کی یا نہیں؟ دَرس دیا یا نہیں؟" وغیرہ

مُرَتَّب کیے تاکہ چل مدینہ ہونے والوں کے لیے کچھ کسوٹی ہو جائے۔ اسلامی بھائی یہ 12 سُوالات پورے کر کے آنے لگے تو مجھے خیال آیا کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ لوگ ایک ہی بار تہجد پڑھ کر آ رہے ہوں کہ تہجد پڑھی ہے اور دیگر دِنوں میں وہی اندھیرا ہوتا ہو، بعد میں اَندازہ ہوا کہ شاید ایسا ہو رہا تھا۔ پھر میں نے 12 سے بڑھا کر 25 یا 30 سُوالات کر دیئے جو بعد میں 50 ہوئے پھر 63 اور اب 72 ہو گئے۔ اس وقت اسلامی بہنوں کے لیے یہ سُوالات نہیں تھے ان کے لیے بعد میں 63 سُوالات منتخب ہوئے۔ ان میں اب بھی وقتاً فوقتاً رَدّ و بدل ہوتا رہتا ہے۔

جو چل مدینہ ہوتے تھے ان کی آنے جانے کی فلائٹ بھی ایک ہوتی تھی۔ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَہُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً میں بھی ساتھ ہی رہتے تھے اگر الگ ہو گئے تو یہ چل مدینہ نہیں ہوتا تھا۔ چل مدینہ ہونے والے سارے اسلامی بھائی روزانہ روزہ رکھتے، مل کر طواف کرتے اور ایک ساتھ ہی حاضریاں دیتے تھے مگر یہ سب وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو گیا۔ اب ایک ساتھ جانا ممکن نہیں ہے کہ مجھے گھر سے بھی باہر نکلنا ہو تو بالکل پیک ہونا پڑتا ہے تاکہ کسی کو پتا نہ چلے کہ میں فُلاں وقت گھر سے نکلوں گا کہ اِس میں سیکورٹی Risk (یعنی خطرہ) ہے۔ لہٰذا اب ہم پہلے کی طرح چل مدینہ کے اتنے بڑے قافلے کو ایک ساتھ ایئر پورٹ لے کر نہیں جاسکتے، پُرانے اسلامی بھائیوں نے وہ مَناظر دیکھے ہوں گے۔ اللہ پاک نے توفیق دی تو گزشتہ سال 16 برس کے بعد حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَہُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی حاضری کی صورت بنی تھی لیکن اُس وقت بھی میں ڈائریکٹ اپنے ملک سے نہیں گیا تھا بلکہ دوسرے ملک سے روانہ ہوا تھا۔ دوسرے ملک جانے کے لیے ہم نے اس فلائٹ کو پوشیدہ رکھا تھا اور ہم چُپ چاپ یہاں سے نکل گئے تھے۔ پھر دوسرے ملک سے مدینے کے لیے روانہ ہوئے اگرچہ ہمارا سفرِ مدینہ اپنے ملک سے ہی شروع ہو گیا تھا کیونکہ اس وقت بھی جو اصل مقصد تھا وہ مدینے کی ہی حاضری تھی۔ یعنی اصل مُراد حاضری اس پاک دَر ہے۔ اب بھی شاید اسی طرح کرنا پڑے گا کیونکہ میں عَلَی الْاِعْلَان پاکستان سے سفر نہیں کرسکتا، کئی جانیں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ اللہ پاک سب کی حفاظت فرمائے۔

جو اسلامی بھائی پہلے چل مدینہ ہوتے تھے وہ اکیلے سفرِ مدینہ کرتے ہی نہیں تھے، میرے ساتھ ہی جاتے تھے اور میں بھی جاتا رہتا تھا، اب یہ صورت بھی نہیں ہے۔ اب جو چل مدینہ ہو گا اس کے لیے 66 مَدَنی اِنعامات پر عمل اور بے قراری

www.dawateislami.net

شرط ہے۔بے قراری ضَروری ہے اگر میں کسی کو گھر سے بُلا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو وہ وہاں جا کر مَسائل کھڑے کر دے گا کہ مجھے مزہ نہیں آ رہا وغیرہ، لیکن جو بے قراری ساتھ لائے گا اور روتا دھوتا ہو گا اسے سمجھ آئے گی کہ چل مدینہ کیا ہوتا ہے؟اب تو ایسے اسلامی بھائی بھی چل مدینہ ہو رہے ہیں جو پہلے الگ سے بھی جا چکے ہیں۔بعض تو جانے کے لیے بہت ہی بے قرار ہوتے ہیں ایک نے توصَراحت سے کہا کہ آپ مجھے چل مدینہ، مل مدینہ یا جا مدینہ کچھ بھی کر دیں۔ یہ میری تین اِصطلاحات ہیں:(1) چل مدینہ (2)مل مدینہ (3) جا مدینہ۔چل مدینہ کا مطلب ہے میرے ساتھ مدینے جانے والا۔مل مدینہ کا مطلب ہے وہ جس کی کم از کم مدینے میں مجھ سے ملاقات ہو جائے اور جا مدینہ کا مطلب ہے وہ جو اکیلا ہی مدینے چلا جائے۔اِس بار جو چل مدینہ کا قافلہ ہو گا اِس میں یہ کوشش ہو گی کہ اس کا حج میں ایک ہی خیمہ ہو۔حج کے پانچ دِن ہوتے ہیں اِن میں ہم ساتھ ساتھ رہیں اور ساتھ ہی حج کریں۔اِس کے علاوہ ہم ساتھ نہیں رہ سکیں گے کیونکہ یہاں سے ہی الگ الگ جائیں گے،اِس حوالے سے کوششیں جاری ہیں۔یُوں ہی جب مدینۂ پاک کے لیے سفر ہو گا تو کوشش ہو گی کہ چل مدینہ والے ایک ہی بس میں ہوں اور ساتھ ہی مدینے پہنچیں۔لیکن ایسا نہ ہوا اور کوئی رُکاوٹ آ گئی یا ایک خیمہ نہیں ملا تو اپنا پہلے سے ذہن بنا ہوا ہونا چاہیے کہ ناراض نہیں ہونا اور کسی قِسم کی آزمائش آنے کی صورت میں دعوتِ اسلامی سے بَدظن بھی نہیں ہونا کیونکہ وہاں ہماری کوئی سورسز نہیں ہیں۔اللہ کرے ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

آپ چل مدینہ کر دیں گے تو اِنتظام ہو ہی جائے گا

سُوال: آپ نے مَدنی اِنعامات اور بے قراری کی شرط تو ذِکر کر دی مگر تیسری چیز ”اَسباب“ یہ اسلامی بھائی کہاں سے لائیں؟ آپ فرما دیجیے اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی برکت سے سب ہو جائے گا۔(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: برکت تو ایسی ہوتی ہے کہ پوچھو مَت۔ایک اسلامی بھائی نے قصہ سنایا کہ ”جب میں دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول میں نیا نیا آیا تو مدینے جانے کا شوق پیدا ہوا لیکن پیسے کہاں سے لاؤں یہ فکر بھی دامن گیر ہو گئی۔ہمارا ایک فلیٹ فارغ تھا جو شاید میرے نام پر تھا تو میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ مجھے مدینے جانا ہے فلیٹ بیچ دیتے ہیں اس کی رَقم سے مدینے چلا جاؤں گا۔والد صاحب نے کہا:”بیٹا رہے، فلیٹ بیچ دیا تو پھر کیا کریں گے؟“اسلامی بھائی کہتے ہیں چونکہ

www.dawateislami.net

والد صاحب پاور فل تھے میرے کافی اِصرار کرنے کے باوجود نہیں مانے۔“ اس اسلامی بھائی کے واقعے سے میرا یہ ذہن بنا کہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض اسلامی بھائی اپنی امی اَبو کے گلے پڑ جاتے ہوں کہ مجھے مدینے کا مُژدہ مل گیا ہے اب مجھے مدینے جانا ضروری ہے آپ اپنے زیورات بیچ دو، کیا یہ سونا جمع کر کے رکھا ہے یہ قارون کا خزانہ ہے، کیا اسے قبر میں لے کر جاؤ گی؟ یُوں ہی اَبُّو سے کہتے ہوں گے کہ اَبو! جو آپ نے بینک بیلنس رکھا ہوا ہے وہ بینک میں پڑا سڑ رہا ہے یا فُلاں جو زمین لے رکھی ہے اس پر کتے دوڑتے ہیں چلو اس کو سفر مدینہ میں اِستِعمال کر کے اچھی جگہ لگا دیتے ہیں۔

جو چل مدینہ ہو چکے ہیں وہ کان کھول کر سُن لیں! اگر اَسباب نہیں ہیں اور ایسی کوئی ترکیب کر کے جا رہے ہیں یا کسی سے قرض لے رہے ہیں یا اپنے ہی اَسباب بیچ رہے ہیں مثلاً کار، موٹر سائیکل یا دُکان بیچنے کا اِرادہ ہے کہ واپس آکر کرائے کی دُکان وغیرہ پر دَھندہ کر لیں گے تو ان کو چل مدینہ کی اِجازت نہیں ہے۔ انہیں چاہیے کہ ایسا سفرِ مدینہ نہ کریں کہ پھنس جائیں اور خاندان بھر میں شور مچ جائے۔ یاد رَکھیے! جذباتی فیصلے اچھے نہیں ہوتے۔ بس اپنا یہ ذہن بنا لیں کہ جب بلایا آقا نے خود ہی اِنتظام ہو گئے۔ ہاں! اگر ماں باپ نے شفقت و محبت سے خود ہی آفر کر دی تو حرج نہیں نیز کسی عام آدمی نے حجِّ بدل کروانے کے لیے کہہ دیا تو یہ الگ بات ہے کہ یہ سُوال کرنا نہیں ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے جن کے نام کا چل مدینہ کے لیے اِعلان ہو چکا ہے یا آئندہ ہو گا ان کا اگر اِس طرح کا کوئی مُعاملہ سامنے آیا تو ان کا چل مدینہ کے قافلے میں سفر کینسل ہو جائے گا۔ یُوں ہی کوئی اَخلاقی خرابی سامنے آ گئی تب بھی ہماری طرف سے منع ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے اپنے چل مدینہ کا جتنا چرچا کریں اتنا ہی آزمائش میں آجائیں۔ یاد رَکھیے! دعوتِ اسلامی ہے تو چل مدینہ، دعوتِ اسلامی نہ ہوتی تو چل مدینہ کا مُطالبہ کرنے والے بھی نہ ہوتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے ایک طبقے میں محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں مدینے کا دَرد تقسیم کیا ہے لیکن اس کے لیے کسی سے بھی سُوال نہیں کرنا اور نہ ہی کسی قسم کی غیر واجبی حرکت کرنی ہے، نہ خاندان والوں سے مانگنا ہے نہ امی ابو اور بہن بھائیوں وغیرہ سے مانگنا ہے۔ اپنی ذاتی رقم موجود ہو تو ٹھیک ہے چل مدینہ یا ویسے ہی سفرِ مدینہ کی ترکیب کی جا سکتی ہے۔

www.dawateislami.net

کیا دعوتِ اسلامی کا کوئی کاروان ہے؟

سُوال: کیا دعوتِ اسلامی کا کوئی کاروان ہے جو لوگوں کو حج و عمرے پر لے جاتا ہو؟ [1]

جواب: دعوتِ اسلامی کا نہ پہلے کوئی کاروان تھا، نہ اب ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی کاروان بنانے کی اُمّید ہے۔ ہمیں اتنی فُرصت نہیں ہے کہ ہم کاروان بنائیں۔ کاروان کا کام بہت رِسکی ہے اسے حلال طریقے سے چلانا بہت بڑا محاذ ہے کہ کوئی اس میں کامیاب ہو۔ اگر کوئی کہے کہ فُلاں کاروان دعوتِ اسلامی کا ہے تو آپ اس کو مطمئن کر دیجیے گا کہ یہ آپ کی غَلَط فہمی ہے دعوتِ اسلامی کا کوئی بھی کاروان نہیں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی عطاری اسلامی بھائی باعمامہ ہو اور میٹھی میٹھی باتیں بھی کرتا ہو تو کوئی سمجھے یہ شاید دعوتِ اسلامی کا کاروان ہے تو یہ سمجھنا بھی دُرُست نہیں ہو گا۔ عمامہ باندھنے پر کسی کے لیے پابندی نہیں ہے، عمامہ تو دُکان سے خرید کر کوئی بھی باندھ سکتا ہے۔ اگر کوئی دعوتِ اسلامی والا واقعی کاروان کا کام کرتا ہے تو یہ اس کا پرائیویٹ کام ہو گا جیسے آدمی کا نجی کام ہوتا ہے جو اس کی روزی کا ذَریعہ ہوتا ہے اِسی طرح یہ بھی ہو گا۔ ان کاروان والوں پر دعوتِ اسلامی میں آنے پر پابندی نہیں ہے، نہ مَدَنی قافلے کا مُسافر بننے پر پابندی ہے اور نہ ہی مَدَنی کام کرنے پر کوئی پابندی ہے۔ کاروان والوں سے ہماری کوئی دُشمنی ہے نہ ہی کوئی ایسی تنظیمی پالیسی ہے بلکہ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں حتّٰی کہ جو بھی ''یَا رَسُوْلَ اللہ'' کہتا ہے وہ ہمارا بھائی اور ہمارے سر کا تاج ہے۔ اللہ پاک سب کو حلال اور آسان روزی میں برکت عطا فرمائے۔ (نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) ہو سکتا ہے کوئی کاروان والا یہ کہے کہ ہمارے یہاں فُلاں رُکنِ شُوریٰ یا دعوتِ اسلامی کے فُلاں مُبَلِّغ نے بیان کیا تھا تو اِس حوالے سے بھی عرض ہے کہ ہمارے کسی مبلغ کا کسی بھی کاروان میں جا کر بیان کرنا صرف تربیت کے لیے ہوتا ہے، کاروان والوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہوتا، حتّٰی کہ ہمارے مُبَلِّغ اسلامی بھائیوں کے لیے یہ مَدَنی پھول بھی طے ہے کہ یہ اپنے بیان میں اِس بات کو ذِکر کر دیں کہ یہ بیان صرف تربیت کے لیے ہے دعوتِ اسلامی کا اِس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانا کیسے ممکن ہے؟	11
مزارات پر حاضری کا طریقہ	1	کیا ڈرائیونگ کرتے ہوئے پریشان نظری ممکن ہے؟	12
مزارات کا اَدب واِحترام کس حد تک کیا جائے؟	2	کسی کو اِدھر اُدھر دیکھتا پائیں تو اس پر فضول نظری کا حکم نہ لگائیں	13
خواجہ غریب نواز کا اپنے مُرشِد کے مزار کا اَدب	3	اَمرد یا عورت کی طرف دیکھنے والے پر بد نگاہی کا حکم لگانا کیسا؟	14
اِیصالِ ثواب کرنے سے ثواب ختم نہیں ہوتا	4	گناہوں سے کس طرح بچا جائے؟	15
رات دیر تک جاگنے کے نقصانات	4	بہت زیادہ بلند آواز سے قِراءت کرنے کا شرعی حکم	16
انٹرنیٹ کے گھریلو اور مُعاشرتی نقصانات	5	کیا نعت خواں چلِ مدینہ کے طلبگار ہو سکتے ہیں؟	16
کھانا پینا چھوڑنا آسان مگر موبائل چھوڑنا مشکل	7	کیا مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والے ذِمّہ داران چلِ مدینہ ہو سکتے ہیں؟	17
مَدَنی انعامات کا تعارف اور اَہمیت	8	غُروبِ آفتاب سے پہلے بھول کر روزہ کھولنے کا شرعی حکم	18
نیک نمازی بننے کا نسخہ	8	کیا الگ سے فارم جمع کروانے کے بعد "چلِ مدینہ" ہو سکتے ہیں؟	19
فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک فقیر سے معذرت	9	چلِ مدینہ کی اِصطلاح کب اور کیسے پڑی؟	19
جتنا بڑا عہدہ اتنا خوفِ خُدا زیادہ	10	آپ چلِ مدینہ کر دیں گے تو اِنتظام ہو ہی جائے گا	21
آنکھوں کا قفلِ مدینہ کیا ہے؟	10	کیا دعوتِ اسلامی کا کوئی کاروان ہے؟	23

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net